باسمہ تعالیٰ

اکمالِ دین

سید فدا حسین بخاری
مانچسٹر

وہ کونسا دن ہے جس دن دینِ اسلام مکمل ہوا؟ اللہ تعالیٰ کی نعمت پوری ہوئی اور ربّ کائنات نے "اسلام" کو بطور دین پسند فرمایا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی تبلیغی زحمتیں اور قربانیاں ثمر آور ہوئیں اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی دینی خدمات کے صلے میں "الیوم اکملت لکم دینکم ..." کا ایوارڈ ملا؟

وہ عظیم الشان دن 18 ذوالحجہ سنہ 10ھ۔ق کا دن ہے۔ اس دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج اور اصحابِ کرام جن کی مجموعی تعداد مورخین نے 90 ہزار سے لیکر 124 ہزار تک لکھی ہے کے ہمراہ اپنی زندگی کا آخری حج کرکے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے جب یہ کاروان غدیر خم کے مقام پر پہنچا تو جبرائیل امین اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لیکر نازل ہوئے اور سورہ مبارکہ مائدہ کی آیت نمبر 67 رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابلاغ فرمائی آیت میں ارشاد ہوا:

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

ترجمہ = اے رسول! جو کچھ آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دیجیے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا۔ بے شک اللہ کافروں کی راہنمائی نہیں کرتا

رسول پاک نے اللہ تعالیٰ کا پیغام موصول ہوتے ہی کاروان کو رکنے کا حکم جاری کر دیا

جو لوگ آگے نکل گئے تھے اپنی واپس پلٹے آنے کا حکم دیا گیا اور جو پیچھے چلے آ رہے تھے

ان کا انتظار کیا گیا۔ نماز ظہر با جماعت ادا کی گئی۔ اونٹوں کے پالانوں سے سٹیج

تیار کیا گیا تاکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لاکھ سے زیادہ ~~افراد اور~~ صحابہ کرام کے مجمع سے

خطاب فرمائیں۔ لوگ بے چینی سے اس اہم اعلان کے سننے کے منتظر تھے جو ابھی ابھی سنایا جانے والا

اور پھر گرمی بھی بہت تھی۔ جونہی خاتم النبیین خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے اس منفرد منبر پر

تشریف لائے مجمع پر سکوت طاری ہوا تمام لوگ ہمہ تن گوش ہوئے۔ رسول پاک نے طولانی

خطبہ ارشاد فرمایا جو کتب تواریخ میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد پیغمبر اسلام

نے فرمایا لوگو! میں مسئول ہوں مجھ سے سوال کیا جائے گا اور تم بھی مسئول ہو تم سے بھی

سوالات ہوں گے۔ تم میرے متعلق کیا گواہی دو گے لوگوں نے بلند آواز سے کہا:

نَشهد اَنَّك قَد بَلَّغتَ وَ نَصَحتَ وَ جَهَدتَ فجزاك الله خيرا

ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے تبلیغ کی، نصیحت کی اور اپنی پوری کوشش دین اسلام کی تبلیغ

کے لیے ~~صرف~~ وقف کی، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آپ نے فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے لوگو میری

آواز سن رہے ہو۔ لوگوں نے کہا جی ہاں سن رہے ہیں۔ ~~مجمع پر سکون و خاموشی~~

~~طاری ہوئی~~ رسول پاک ص نے فرمایا: میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں

ایک اللہ کی کتاب ہے جو ثقل اکبر ہے (جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا ~~[illegible]~~ سرا تمہاری طرف ہے

اس کو تھامے رکھنا اور دوسری میری اہلبیت میری عترت ہے جو ثقل اصغر ہے

خداوند جس نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں (قرآن + عترت) ایک دوسرے سے

سے جدا نہیں ہوں گے / ان دونوں کے دامن سے متمسک رہنا - خبردار ان سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور نہ ہی پیچھے رہنے کی کوشش کرنا پھر بھی ہلاک ہو جاؤ گے. اچانک لوگوں نے دیکھا رسول پاکؐ کی نگاہیں کسی کو تلاش کر رہی ہیں رسول پاکؐ کی نگاہ علی علیہ السلام پر پڑی جھکے اور علی علیہ السلام کے ہاتھ کو پکڑا منبر پر اپنے ساتھ کھڑا کیا اور علی کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے سامنے اتنا بلند کیا کہ رسول کریم کی بغلوں کی سفیدی نمایاں ہوئی۔

رسول کریمؐ کی آواز بلند ہوئی اور فرمایا:

ایھا الناس من اولی الناس بالمومنین من انفسھم

لوگو! کون مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق (تصرف) رکھتا ہے

لوگوں نے کہا: خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں. پیغمبر اسلام نے فرمایا:

انّ اللہ مولای وانا مولی المومنین وانا اولی لھم من انفسھم

فمن کُنتُ مولاہ فعلی مولاہ

اللہ تعالی میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور ان کی جانوں پر ان سے زیادہ اختیار رکھتا ہوں اس کے بعد فرمایا پس جس کا میں مولا ہوں اسی کا علی مولا ہے (یقولھا ثلاث مرات) اس جملے کو تین مرتبہ رسول پاک نے دہرایا احمد بن حنبل اپنی مسند میں لکھتے ہیں اس جملے کا تکرار چار مرتبہ ہوا. اس کے بعد رسول کریم نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا:

اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واَحِب من احبّہٗ واَبغض من اَبغضہٗ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وادر الحقّ معہ حیث دار

اے اللہ اس کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے تو اس سے محبت فرما جو علی سے محبت کرے اور اس کو اپنا مبغوض قرار دے جو علی سے بغض رکھے جو علی کی نصرت کرے اس کی نصرت فرما جو علی کو چھوڑ دے اسے ذلیل کر دے اور حق کو ادھر ادھر پھیر دے جدھر جدھر علی پھرے۔

پھر رسول پاک نے لوگوں کو مخاطب قرار دیا اور فرمایا: الا فلیبلغ الشاھد الغائب

آگاہ رہو ہر اس شخص کا جو یہاں حاضر ہے اس کا فرض ہے کہ ہر اس شخص کو جو یہاں حاضر نہیں اس بات کی (خلافت و جانشینی و ولایت علی) اطلاع کر دے

پیغمبر اسلام کا خطبہ اپنے اختتام کو پہنچا گرمی کی شدت سے رسول پاک کے چہرہ انور سے پسینے کے قطرے گر رہے تھے لوگ ابھی منتشر نہیں ہوئے تھے کہ دوبارہ وحی کا نزول ہوا

~~جبرائیل امین سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۳ لیکر رسول پاک کی خدمت میں حاضر ہوئے۔~~

اور یہ آیت نازل ہوئی =

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَاخْشَوْنِ
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً۔

ترجمہ = آج کے دن کافر لوگ ~~مایوس~~ تمہارے دین سے مایوس ہو گئے اب ان سے نہیں مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی رسالت کی اہم ترین ذمہ داری (یعنی ولایت و خلافت علی علیہ السلام) جو کہ اتنی اہم تھی کہ آیت نمبر 67 سورہ مائدہ کے مطابق اگر اس کو انجام نہیں دیا تو رسالت کو ہی انجام نہیں دیا، کر [illegible] سے مسرور ہو سکتے ہیں الیوم اکملت لکم کی سند پاکر اتنے خوش

(5)

ہوئے کہ زبان اقدس سے یہ الفاظ جاری ہوئے۔

اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضی الرب برسالتی والولایۃ لعلی بعدی

اس کے بعد رسول پاک کے حکم سے حضرت علی علیہ السلام کے لیے خیمہ لگوایا گیا۔ رسول پاک نے علی علیہ السلام کی دستاربندی کی اور انہیں اس مخصوص خیمے میں بٹھایا گیا پھر صحابہ کرام اور ازواج رسول سے اور دوسری خواتین سے جو اس حجاج کے کاروان میں شامل تھیں کہا گیا کہ علی کو بعنوان خلیفہ، مولا، رہبر مبارکباد دیتے جاؤ۔ تاریخ اسلام نے جن لوگوں کی مبارکبادوں کو درج کیا ہے ان میں رسول کریم کے سینئر صحابی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی مبارکباد خصوصی طور پر نوٹ کی گئی ہے انہوں نے کہا:

بخٍ بخٍ لک یا ابن ابیطالب اصبحت (وامسیت) مولای ومولا کل مؤمن ومؤمنۃ

مبارک ہو مبارک ہو اے فرزند ابوطالب آپ میرے اور تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کے مولا قرار پائے۔ حسان بن ثابت نے اشعار کہے ان میں سے ایک اس طرح سے ہے = فقال لہ قم یا علی فاننی رضیتک من بعدی اماما وھادیا

ابن عباس نے کہا: خدا کی قسم آپ کی اطاعت ہم سب کی گردن پر واجب ہو گئی ہے۔ اس حدیث غدیر کو 110 صحابہ کرام نے نقل کیا ہے۔ 80 تابعین نے اور 360 محدثین اور علماء حدیث نے اپنی کتابوں میں درج کیا۔ اس مقالے میں تو 18 ذوالحجہ سنہ ۱۰ھ۔ق کے دن جس دن دین مکمل ہوا کی مختصر رپورٹنگ ہی ہو سکی ہے مکمل تفصیل کے لیے کتاب الغدیر 12 جلد مولف علامہ امینی، احقاق الحق قاضی نور اللہ شوشتری شرح آیۃ اللہ نجفی مرعشی ج ۲، ۳، ۱۴، ۲۰ - المراجعات سید شرف الدین عاملی عبقات الانوار آیۃ اللہ میر حامد حسینی ھندی، کتاب دلائل الصدق مرحوم علامہ مظفر ج ۲ کی طرف رجوع کریں۔

اہلسنت کی کتابوں میں بھی یہ حدیث نقل ہوئی ہے یہ حدیث ... ہر قوی ترین سند ہے اس واقعہ کو مندرجہ ذیل کتب نے بھی نقل کیا ہے۔ طبقات الکبری سعد ج ۳/ ۲۵۵ سیرہ ابن ہشام ج ۲/ 601 السیرہ حلبیہ ج ۳/ ۲۸۳۔ قرآن کی آیتوں اور رسول کی حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر دین میں علیؑ کی ولایت و امامت نہ ہو تو دین مکمل ہی نہیں ہوتا ادھورا رہ جاتا ہے۔ نعمت پوری نہیں ہوتی اور اللہ اس دین سے راضی نہیں ہوتا۔ لہذا ضروری ہے کہ علیؑ و اولاد علیؑ جو معصوم ہیں کی امامت کو مانا جائے تاکہ دین انسان کا مکمل ہو جائے اور اسے نجات مل جائے۔